## سوال

(87) قضائے عمری کی نماز کا کیا حکم ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مغربی جرمنی سے ایک صاحب لکھتے ہیں بعض لوگ رمضان المبارک کے آخری جمعہ (جمعۃ الوداع) کے دن قضا عمری کی نماز پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے عمر بھر کی وہ نمازیں جو نہیں پڑھی گئیں ان کی قضا ہو گئی۔ اس کے مختلف طریقے رائج ہیں۔ کچھ لوگ اس دن ظہر و عصر کے درمیان ۱۲ رکعت پڑھتے ہیں اور بعض اس میں سورہ فاتحہ 'آیت الکرسی اور سورہ اخلاص کا اضافہ کرتے ہیں۔ کیا اس کی کوئی اصل ہے 'یا حدیث سے قضا عمری کی نماز ثابت ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

قضا عمری کی نماز یا اس کا وہ ثواب یا فضیلت جو بیان کی جاتی ہے کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ جس عمل کے بارے میں ایک شخص کو یقینی علم ہی نہیں کہ اس کی کتنی نمازیں رہ گئی ہیں ایک تو ان کی قضا یوں اندازے سے دینا خود محل نظر ہے۔ پھر عمر بھر کی نمازوں کا بدل ایک دن کی کچھ رکعات آخر کیسے بن سکتی ہیں۔ آدمی کی گزری ہوئی زندگی کے گناہوں یا بداعمالیوں کا اصل کفارہ توبہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ توبہ پہلے سب گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور سچی توبہ انسان کو گناہوں سے پاک کر دیتی ہے' اس لئے قضا عمری تکلف محض ہے۔ بعض لوگ کچھ روایات بھی پیش کرتے ہیں جو بالکل موضوع اور باطل ہیں۔ مشہور حنفی عالم ملا علی قاری نے اس روایت کو بالکل موضوع اور قطعی باطل قرار دیا ہے۔ مولانا عبدالحئی لکھنوی حنفی نے بعض دوسرے ائمہ کے اقوال بھی پیش کئے ہیں جنہوں نے یہ لکھا ہے کہ قضا عمری کے بارے میں کوئی چیز رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

**ص219**

محدث فتویٰ